بلوس، گھیراؤ اور جلاؤ- اور بیسیوں افراد تحفظ ناموس رسالت کی خاطر جانیں نثار کر گئے۔

زیر نظر کتاب اس دور کی تاریخی جدوجہد اور معرکہ آرائیوں کی داستان اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے۔ کتاب بارہ ابواب پر مشتمل ہے۔ ان ابواب میں حکومتی اور عوامی ردِ عمل، غیر ملکی مداخلت اور مخالف و موافق نقطہ ہائے نظر کو بطور خاص جگہ دی گئی ہے۔ نوجوان صحافی جناب سیف الاعظم خان نے انتہائی غیر جانبداری سے کام لیتے ہوئے بڑی عرق ریزی سے اخبارات و جرائد سے مواد اکٹھا کیا اور اسے صفحۂ قرطاس پر منتقل کر دیا۔ فاضل مرتب کی محنت و سعی قابل داد ہے۔ اور امید کی جا سکتی ہے کہ ان کے قلم سے دین و وطن کے تحفظ و پاسبانی کے لئے آئندہ بھی ایسے جواہر ریزے دیکھنے کو ملتے رہیں گے۔

یاد رہے کہ اگرچہ یہ کتاب پیپلز پارٹی کے دورِ حکومت میں لکھی گئی۔ جب نواز شریف نے اپوزیشن لیڈر کی حیثیت سے ۵ جولائی ۱۹۹۴ء کو اپنے بیان میں کہا تھا کہ "حکومت توہین رسالت کے انسداد کے قانون پر شمع رسالت کے پروانوں کا پورا پورا احترام کرے۔ اور ان کے جذبات سے کسی صورت بھی نہ کھیلے کہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جو حکومت عوام کے جذبات کا احترام نہیں کرتی وہ ان کے جذبات کے خس و خاشاک کے سیلاب میں بہہ جاتی ہے"

لیکن اب خود میاں نواز شریف کے اپنے دور میں توہین رسالت کے مجرموں سے ان کی چشم پوشی انتہائی شرمناک ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ دین دشمنی میں بے نظیر اور نواز شریف میں سرِ مُو فرق نہیں ہے۔

بہر طور کتاب ہر لحاظ سے خوبصوت، دیدہ زیب اور کتابت و طباعت کی تمام خوبیوں سے مرصع ہے۔ اور ۵۴۴ صفحات پر مشتمل اس کتاب کی قیمت ۲۵۰ روپے ہر لحاظ سے مناسب ہے

(تبصرہ: محمد عمر فاروق)

"روح عالم" (غیر منقوط نعت نبی)

نعت گوئی کے باب میں، ایک نعت گو بزرگ کا یہ فرمان گویا حرف آخر ہے کہ

کیا فکر کی جولانی، کیا عرضِ ہنرمندی — توصیف پیمبر ہے، توفیقِ خداوندی

شبلی نعمانی (علیہ الرحمتہ) نے یہی بات اپنے خاص پاکیزہ اسلوب میں یوں کہی تھی کہ

فرشتوں میں یہ چرچا ہے کہ حالِ سرورِ عالم — دبیرِ چرخ لکھتا یا کہ خود روح الامیں لکھتے

صدا یہ بارگاہِ عالمِ قدوس سے آئی — کہ یہ ہے اور ہی کچھ چیز، لکھتے تو ہمیں لکھتے

مگر شبلی کو یہ اعزاز ہم نے دے دیا آخر — ہمارے در سے شبلی عشقِ آقا لیتے جاتے ہیں

اور اب میں لکھ رہا ہوں صفحہ صفحہ سیرت اقدس — فرشتے میرے ہاتھوں سے مثنیٰ لیتے جاتے ہیں